اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا

نمبر ۱ — جلد ۷

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۸ آنے — ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ		۳–۴
قادیان کی پاکیزہ زندگی	(مولوی عبدالوہاب صاحب عمر)	۴–۸
فرمانبرداری	محترمہ رسول بی بی صاحبہ از شملہ	۸–۱۰
احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے	” طاہرہ خاتون صاحبہ	۱۰–۱۱
صداقت حضرت مسیح موعودؑ	” زینت آرا صاحبہ لکھنؤ	۱۲–۱۳
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات	محترمہ امینہ بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ	۱۳–۱۴
ولا تبذر تبذیرا	” حمیدہ خانم صاحبہ دہوری	۱۵–۱۶
شذرات		۱۷–۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اطلاع: [illegible] پرچہ ماہ دسمبر و جنوری [illegible]

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے دو صاحبزادے تھے۔

۱۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب۔

۲۔ مرزا فضل احمد صاحب فوت ہوئے۔

خان بہادر مرحوم نے عہد خلافت ثانیہ میں احمدیت کا علی الاعلان قبول کر لی۔ اور مقبرہ بہشتی احاطہ خاص میں مدفون ہیں۔ آپ کے دو فرزند ارجمند ہیں۔ دونوں سلسلہ احمدیہ کے ممتاز فرد ہیں۔

۱۔ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے مجسٹریٹ درجہ اوّل۔

آپ کی اولاد زوجہ اولیٰ محترمہ سے یہ ہے۔

سید احمد۔ نصیرہ بیگم۔ مبارکہ احمد۔ اور اب زوجہ ثانیہ بلغت سید محمد اسحاق صاحب (مولوی فاضل) سے خورشید احمد۔

۲۔ مرزا رشید احمد صاحب۔

آپ کی اولاد سیدہ امۃ السلام بنت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے یہ ہے۔

قدسیہ بیگم۔ نسیم احمد۔ قدوس بیگم۔ (۲-۱/۳)

حضرت مسیح موعود بشری اولاد یہ ہے

۱۔ حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ۔ آپ کی اولاد یہ ہے:۔

حرم اوّل۔ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل۔ سیدہ ناصرہ بیگم۔ مرزا مبارک احمد۔ امۃ العزیز۔ مرزا منور احمد۔ حفیظ احمد۔ انور احمد۔ اظہر احمد۔

حرم ثانی۔ (سیدہ امۃ الحی مرحومہ) امۃ القیوم، امۃ الرشید۔ خلیل احمد۔

حرم ثانی۔ امۃ الحلیم۔ امۃ الباسط۔ طاہر احمد۔

حرم ثالث۔ رفیع احمد۔ امۃ النصیر۔ شفیع احمد۔

حرم چہارم۔ وسیم احمد۔ نعیم احمد۔ (۱۲-۷/۱۹)

۲۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

آپ کی اولاد یہ ہے۔ امۃ السلام۔ مظفر احمد۔ حمید احمد۔ امۃ الحمید۔ منیر احمد۔ مبشر احمد۔ مجید احمد۔ امۃ المجید۔ (۵-۳/۸)

۳۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ آپ کی اولاد یہ ہے۔ منصور احمد۔ داؤد احمد۔ ظفر احمد۔ امۃ الودود۔ امۃ الباری۔ فاروق احمد۔ (۴-۲/۶)

۴۔ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ جو نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی زوجہ ہیں۔ آپ کی اولاد یہ ہے:۔

محمد احمد۔ منصورہ بیگم۔ مسعود احمد۔ محمودہ بیگم۔ آصفہ مسعودہ (۲-۳/۵)

۵۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ جو میاں عبداللہ خان صاحب کی زوجہ ہیں۔ آپ کی اولاد یہ ہے

آمنہ بیگم۔ عباس احمد۔ طاہرہ بیگم۔ زکیہ بیگم۔ قدوسیہ بیگم (۱-۴/۵)

تعداد ذکور ۳۳ تعداد اناث ۲۴ کل ۵۷

نوٹ:۔ صرف وہ نام لکھے ہیں۔ جو زندہ موجود ہیں۔

اِک سے ہزار ہوویں ٭ بابرگ و بار ہوویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان۔ دارالامان۔ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء

جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے پھر وہ مبارک ایام ہماری زندگی میں آگئے۔ جن میں ہماری جماعت کے افراد خدا کے مقرر کردہ مرکز میں جمع ہو کر ان فیوضات سے حصہ لیتے ہیں۔ جو اس زمانہ کی سعید روحوں کے لئے اس کے مامور کی معرفت آسمان سے زمین والوں کے لئے نازل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس جلسہ سالانہ کیلئے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے ابتدائی دور میں زیادہ ذمہ داری کا بوجھ اٹھانیوالے عرب تھے۔ اور وہ آسانی سے مکہ میں پہنچ سکتے تھے۔ اس لئے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے حج کے موقعہ پر بہتر سے بہتر ذرائع حاصل تھے۔ لیکن اب نہ وہ تحریک ہی باقی ہے۔ اور نہ دنیا کے تمام لوگ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ اس لئے حج کی عبادت کا حصہ تو بے شک باقی ہے۔ اور وہ رہتی دنیا تک باقی رہیگا۔ جسطرح نماز کا فریضہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان مقررہ دنوں میں وہاں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے۔ لیکن مکہ مکرمہ میں اب چونکہ نہ کوئی ایسی جماعت تھی۔ جو اشاعت اسلام کی ذمہ وار قرار دی گئی ہو۔ اور نہ ہی اب عربوں کی ایسی حالت اور نظام تھا۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کر سکیں۔ ایسا نظام اب ہندوستان میں ہی ہے۔ اور اشاعت اسلام کا درد رکھنے والی قوم بھی اب یہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ظلّی حج مقرر کیا۔ اور اسکا مرکز قادیان میں رکھا۔ جب تک وہ نظام جو تبلیغ کے لئے مقرر ہے۔ یہاں رہیگا۔ اور جب تک قادیان اسکا مرکز ہے۔ اور جب تک ہندوسنان کے لوگ اپنی اس ذمہ واری کو سمجھیں گے کہ خدا تعالےٰ نے انہیں رشد و ہدایت پھیلانے کا ذمہ وار بنایا ہے۔ اسوقت تک علاوہ ان علمی فوائد کے جو جلسہ کے موقعہ پر تقریریں سننے سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہاں آنیوالے ہر شخص کو ثواب حاصل ہوگا۔ اور اگر خدانخواستہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس نعمت کو بھلا دیا۔ اسکی قدر نہ کی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کام کا مرکز

کسی اور مقام کو قرار دیدیا ۔ تو پھر چونکہ اس میں عبادت کا حصّہ نہیں ۔ وہ صرف مکہ مکرمہ سے ہی مخصوص ہے ۔ اسلئے یہ صرف ایک رسم رہ جائے گی ۔ اور ثواب کا حصّہ جاتا رہے گا ؛

پس اللہ تعالےٰ کی نعمت کی قدر کرتے ہوئے ۔ اور اس ثواب کی عظمت کو پہچانتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے ۔ کہ وہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمت بجالائے ۔ خواہ وہ مالی ہو ۔ یا جانی ۔ یا مکانی ۔ یا عام خدمت کے رنگ میں" ؛

پس ہر احمدی کا (اور میری مخاطب تو اسوقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواتین ہیں) ملّی فرض ہے ۔ کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہو کر نہ صرف رونق بڑھائے ۔ بلکہ خود بھی فایدہ اٹھائے ۔ آجکل کے بچّے کل کے باپ ہوں گے ۔ آیندہ نسلوں کی تربیت ہمارے ملک میں ماؤں کے ہاتھ میں ہے اسلئے ہر خاتون اور بالخصوص احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیّت میں پورا پورا حصّہ لے ۔ اس تعلیم و تربیت کے لئے پہلے اسے خود اس قابل بننا چاہیئے کہ وہ معلمہ اور مربیہ ہو سکے ۔ پھر اپنے بچوں میں وہ روح پیدا کرے ۔ کہ وہ آیندہ نسل کے ممتاز فرزند بنیں ۔ جلسہ سالانہ کے تین چار دنوں میں وہ کچھ سکھایا جا سکتا ہے ۔ جو باہر کئی مہینوں بلکہ سالوں میں نہیں سکھایا جا سکتا ۔ پس خواتین کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ساتھ لائیں ۔ انہیں اپنے ہادی و رہنما ۔ سردار اور پیشوا کا مقام دکھائیں ۔ دینی تقاریر سنائیں پھر ایک دوسرے گھرانے اور مقامات کی مستورات سے ملکر باہمی تعلقات مؤدت و اخوت بڑھائیں ۔ اور اسبات کا عزم کر کے آئیں کہ اپنے وقت کا کوئی حصّہ بھی ضائع نہ ہونے دینگی ۔ یہ کھانے پینے اور رہائش و آسائش کے جھگڑے سال بھر ساتھ لگے رہتے ہیں ۔ یہ چند ایّام اسلئے نہیں کہ اِدھر اُدھر پھر کر یا فضول باتوں میں وقت گذار دیں ۔ بلکہ ان مبارک ایّام کا ایک ایک منٹ قیمتی ہے ۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ خواتین کے جلسہ کا پروگرام کسی دوسری جگہ شائع ہو رہا ہے ۔ اس کے مطابق آپ قادیان پہنچیں ۔ اور جلسہ میں پورا پورا وقت دیں ۔ باقی وقت باہمی میل جول بڑھانے اور خدا تعالیٰ کی عبادت اور دُعاؤں میں گذاریں ۔ اللہ تعالےٰ ہر مومنہ کو توفیق دے کہ وہ ان بابرکت دنوں سے فایدہ اٹھائے ؛ اللّٰھم اٰمین

قادیان کی پاکیزہ زندگی

(مرسلہ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر)

ورڈزورتھ لکھتا ہے ۔ کہ "ہم دنیا میں بے طرح پھنسے ہیں ۔ ہماری قوتیں اور طاقتیں اس فانی اور عارضی دنیا کے لئے خرچ ہو رہی ہیں"

دنیا میں بڑے بڑے فلاسفر اور فاتح پیدا ہوئے ہیں ۔ سیزر ۔ نپولین ۔ سکندر ۔ سب موت کا شکار ہو گئے ۔ تاریخ کے صفحات پر بعض آثار قدیمہ کے سوا ان کا اور کوئی پتہ نہیں چلتا ۔ پرانی عمارتوں کے نشانات اور قبروں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا ۔ ان کے بعض قوانین موجود ہیں ۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اس سے دنیا کی مصیبت کم ہوگئی۔ دنیا آج بھی غریبوں اور کمزوروں کے لئے تنگ ہے۔ جس طرح پہلے تھی دنیا میں بڑے بڑے سائنسدان پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے حیرت انگیز کمالات سے دنیا کو حیران کردیا ہے۔ مگر انسان کی مصیبتیں پھر بھی ختم نہ ہوئیں۔ بلکہ دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ گو غلامی کی وہ شکل باقی نہیں رہی۔ مگر اس سے بدتر غلامی موجود ہے۔ اور وہ اقتصادی اور معاشرتی غلامی ہے۔ دنیا میں تغیرات اور جنگیں ہوئیں۔ مگر ایک چیز جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ وہ غریبوں۔ اور کمزوروں کی مصیبت اور تکلیف ہے۔ دنیا میں کوئی امن نہیں ہوسکتا۔ جبتک کہ یہ دائمی مصیبت اٹھانے والے لوگ امن حاصل نہ کریں۔ تخفیف اسلحہ جات کی کانفرنسیں اور سائنسدان اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ مصیبت زدہ غریب لوگوں کو مصیبت سے نجات نہ ملے اور یہ انقلاب اسوقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہماری زندگی کا نقطۂ نگاہ نہ بدل جائے۔ جب تک کہ ہم محسوس نہ کرنے لگیں۔ کہ سب انسان یکساں ہیں۔

استبدادیوں کی بڑھتی ہوئی حرص کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ دنیاوی ترقی میں اعتدال کو کوئی جگہ نہیں۔ آج نسل اور رنگ کا سوال دن بدن اہمیت پکڑ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دور فتن میں دنیا سے دور دنیا کے شور و غل سے دور قادیان نامی ایک گاؤں ہے۔ یہاں جو زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ وہ امن و اطمینان کی زندگی ہے۔ یہاں مادہ پرست کے لئے کوئی جگہ نہیں دنیا میں کوئی اچھا کام نہیں۔ جو یہاں نہ کیا جاتا ہو۔ یہاں کے لوگ مہذب اور علم کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں اس پاکیزہ زندگی میں عورتیں بھی برابر کی شریک ہیں۔ ہر احمدی عورت سلسلہ کے مقاصد اور اپنی ذمہ واریوں سے آگاہ ہے۔ اس جماعت کے امام اپنی دوربین نگاہ سے سلسلے کی تمام ضروریات پر نظر رکھتے ہیں۔ وہ دنیا کی تمام تحریکات کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کونسی تحریک سلسلے پر اثر انداز ہوگی۔ وہ پہلے ہی سے حفاظت کا انتظام کر لیتے ہیں۔ اور کسی موقع کو رائیگاں نہیں جانے دیتے۔ مذہب کیساتھ وہ سلسلہ کی اقتصادی اور معاشرتی ضروریات سے بھی بے خبر نہیں۔

آجکل ہر طرف سوراج کا زور ہے "ہندوستان ہندوستانیوں کے لئے ہے"۔ احمدی بھی اس تحریک سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ مگر وہ خلافِ امن اور خلاف قانون تحریکات سے بالکل الگ ہیں۔ صرف انگریزوں کے ہندوستان سے چلے جانے سے ہندوستان آزاد نہیں ہوسکتا۔ جب تک لالچ حرص اور طمع دنیا سے مفقود نہ ہو۔ ہمارے امام ان تحریکات سے بے خبر نہیں۔ وہ جس تحریک سے اتفاق رکھتے ہیں۔ اسکی پوری طرح سے مدد فرماتے ہیں۔ اگر ان کے اہل ملک کوئی غلط رائے اختیار کریں تو ان کو صاف اور واضح الفاظ میں مشورہ دینے سے کبھی نہیں چوکتے۔ سب سے پہلے ہجرت اور عدم تعاون کی قانون شکن تحریکات کے خلاف آپ ہی نے

زبردست آواز اٹھائی۔ رنگیلا رسول کے مقدمہ کے بعد مسلمانوں کے جذبات کی رہنمائی آپ ہی نے فرمائی۔ آپ عام لوگوں کیطرح یہ کام نہیں کرتے۔ بلکہ ان سے زیادہ اہم کاموں میں مشغول ہونے کے باوجود آپ ان کاموں کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔ آپ انتھک کام کرنے کے عادی ہیں آپ کی زندگی کا مقصد یہ ہے۔ کہ دنیا مادی نقطۂ نگاہ بدلکر روحانی نقطۂ نگاہ بنالے۔ کیونکہ یہ مادی نقطۂ نگاہ ہی تمام مصیبتوں اور لڑائیوں کا سرچشمہ ہے +

یہ ہے جماعت احمدیہ کا امام اور یہ ہیں اسکے مقاصد

آپ کی جماعت آپ کی خواہشات اور ارادوں سے بے خبر نہیں ہر مرد عورت۔ بوڑھا بچہ دیوانہ وار اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہے۔ ہر شخص اپنے کام میں مشغول ہے مگر ہر ایک کے سینے میں وہی آگ موجزن ہے کہ اپنے سلسلے کی خدمت کرے۔ ماں بچے کو پہلی دفعہ اپنے بازوؤں پر لیتی ہے تو وہ یہی دُعا کرتی ہے کہ **میرا بچہ دین کی راہ میں قربان ہو جائے۔ اگر خدا کی راہ میں شہید ہونے کا موقع آئے تو میرا نور نظر کمزوری نہ دکھائے۔ پھر اس کے سارے بچے بھی دین کی راہ میں قربان کردیئے جائیں تو سمجھے گی کہ میری مراد بر آئی۔** یہ پاکیزہ اور پیارے جذبات بچے پر بھی اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے بچے کے ساتھ ساتھ یہ جذبات بھی نشوونما پانے لگتے ہیں۔ اور یہی جذبات یہی ارادے اور یہی خیالات اس کے دل و دماغ پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ کئی نوجوان اپنی زندگی کو اپنے امام کے ہاتھوں بیچ دیتے ہیں۔ ایک طرف دنیا اپنی تمام کششوں اور زینتوں کے ساتھ اُن کو اپنی طرف بلاتی ہے۔ دوسری طرف انکا امام دین کیطرف بلاتا ہے۔ مگر وہ آخری آواز پر ہی کان دھرتے ہیں۔ دنیا انکو ہیچ نظر آتی ہے۔ دنیا کی زینتیں اُن کو کراہت بنکر نفرت دلانے لگتی ہیں۔ ان کا ایک ہی مقصد ایک ہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی خدمت سے عہدہ برآ ہو جائیں۔ جدھر اُن کا امام اُن کو لاتا ہے۔ وہ آنکھیں بند کرکے اس طرف چل پڑتے ہیں۔ بے وطن کی زندگی وطن سے زیادہ پیاری لگتی ہے۔ پتھر پھول نظر آتے ہیں۔ مصیبتیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ جدھر وہ پیارا انگلی اٹھائے۔ اُدھر چل پڑیں۔ یا اس راہ میں قربان ہو جائیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جو انسانیت کو بچانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ ہے وہ زندگی جو وہ بسر کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عمر چالیس سال ہوگی رنگ گورا۔ قد میانہ۔ دبلا پتلا جسم۔ خوبصورت اور کشادہ پیشانی، پتلے ہونٹ۔ مختصر مگر گھنی داڑھی۔ آنکھیں جو پوری نہیں کھلتیں اور ہمیشہ زمین کیطرف رہتی ہیں، یہ ہے حلیہ اس شخص کا جس کے ہاتھ میں جماعت احمدیہ کی باگ ڈور ہے۔ آپ بہت باریک بین سوچنے والے سلسلے کی ضروریات اور اپنی ذمہ واریوں سے بخوبی واقف ہیں۔ عام طور پر قرآن کا شغف رکھتے ہیں۔ آپکو بس ایک ہی تڑپ لگی رہتی ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو۔

سب سے پہلی چیز جو قادیان میں کسی کو نظر آتی ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ یہاں کے لوگوں کا مذہبی انہاک ہے۔ یہاں کی مسجدیں آباد رہتی ہیں۔ لوگ نمازوں میں جو پڑھتے ہیں۔ اُسے سمجھتے ہیں۔ وہ الفاظ ان کے دلوں پر اثر کرتے ہیں۔ اور انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ ان کے سجدے نسبتاً لمبے ہوتے ہیں۔ جس میں اپنی زبان میں دعائیں کی جاتی ہیں۔ تہجد کیوقت بھی مساجد میں کئی لوگ نظر آتے ہیں۔

یہاں پر مذہب ایک زندہ حقیقت ہے۔ گھروں میں بھی عام طور پر مذہبی شغل رہتا ہے۔ بعض دوکاندار دوکانوں پر خالی اوقات میں قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہاں کے لوگ مذہبی باتوں سے کبھی نہیں اکتاتے۔ اور ہر وقت رضائے الٰہی کے طالب رہتے ہیں۔

یہاں کی معاشرتی زندگی بالکل بدل گئی ہے۔ رنگ اور نسل کا امتیاز مٹ چکا ہے۔ تقوے کی عزت ہے۔ یہاں نکاح سادگی سے پڑھے جاتے ہیں مہر فریقین کی استطاعت کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ شادی میں کوئی رسومات نہیں کی جاتیں۔ عورتوں کی عزت کی جاتی ہے۔ اور وہ بھی سلسلہ کے کاموں میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لیتی ہیں۔ پردے کی پابندی میں آزادی کے ساتھ ہر جگہ جا سکتی ہیں۔ اور لوگ احترام کیساتھ انکو رستہ دے دیتے ہیں۔ وہ لیکچروں میں پردے کی اعانت کے ساتھ شریک ہوتی ہیں۔ جمعہ میں شریک ہوتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ان کے لئے علیحدہ درس قرآن دیتے ہیں۔ ہر سال وہ اپنا جلسہ منعقد کرتی ہیں۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ عورتیں کیسی اچھی زندگی بسر کرتی ہیں۔ ممکن ہے کہ یورپ کی نقل کرنے والے جو عورتوں کی حد سے زیادہ آزادی کے قائل ہیں۔ اس سے زیادہ مطمئن نہ ہوں۔ مگر معقول پسند طبائع اسکو ضرور پسند کریں گی +

یہاں کے سکولوں میں قرآن کریم اور دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ یہاں کے ہوسٹلوں میں صبح کیوقت جب بچوں کے قرآن پڑھنے کی آواز آتی ہے۔ تو بے حد بھلی معلوم ہوتی ہے۔ نمازوں میں حاضری ضروری ہوتی ہے۔ لڑکے خود خوشی سے نماز میں شریک ہوتے ہیں

میں اپنے برادرانِ وطن کو یہ مشورہ سناتا ہوں کہ وہ مسیح جسکا مدت سے انتظار تھا۔ قادیان میں آ چکا وہ لوگ جو دولت اور طاقت کے نہیں ہو چکے اور ان کی نگاہ صرف دنیوی زندگی پر ہی نہیں پڑتی۔ اور جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ خداوند تعالٰے جو پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے نبیوں کو بھیجتا رہا۔ اب اپنے بندوں سے غافل نہیں ہو چکا۔ وہ آئیں اور دیکھیں۔ کہ ان کی نجات کا راستہ کھل چکا ہے۔ اے مسلمانو تمہارے ادارات تمہارے یتیم خانے تمہاری سوسائیٹیاں بتاتی ہیں۔ کہ تم سچائی سے بالکل بے خبر نہیں ہو۔ یاد رکھو کہ خدا اس دنیا کا بھی بادشاہ ہے۔ اور آخرت کا بھی جس طرح اس نے عرب کے وحشیوں کو انتہائی پستی سے نکالکر انتہائی ترقی پر پہنچا دیا تھا۔ اب بھی اسباب پر قادر ہے۔ کہ تمہیں بلند کرے اور گرے ہوؤں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھائیے۔ اے یونیورسٹی کے نوجوانو! مَیں تمہیں مخاطب کرکے کہتا ہوں۔ کہ تمہارے دل عموماً تعصب سے پاک ہوتے ہیں تم اس پر غور کرو کہ قادیان کا نبی تمکو کیسی پاکیزہ زندگی کیطرف بلاتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو اسکو قبول کرے۔

قادیان کی گلیوں میں آپ کو کثرت سے لوگ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے نظر آئیں گے، یہاں کے لوگ بے حد مہمان نواز ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کے اس زمانہ کی یاد دلاتے ہیں۔ جب مسلمان بھائیوں کیطرح رہتے تھے۔ دنیا سے الگ قادیان کی اپنی ایک مذہبی دنیا ہے۔ جہاں لوگ امن وامان سے رہتے ہیں۔ یہاں پر کوئی قابل فخر آثار قدیمہ نہیں۔ مگر یہاں کے لوگ اینٹ اور گارے کی بنی ہوئی معمولی مساجد اور عمارتوں پر فخر کرتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے کی خواہش رہی ہے۔ جن کے ہاتھوں میں لوگوں کی قسمت کی باگ ڈور ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی صاف ستھرا مگر سادہ لباس پہنکر مصلّے پر بیٹھے ہوئے حکمت ودانشمندی کی باتیں کرتے ہوئے بے حد بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کی آواز میں ایک خاص قسم کی ملاحت اور شوکت ہے۔ اور الفاظ آپکے منہ سے اسطرح نکلتے ہیں۔ جس طرح چشمہ سے مصفّا پانی آپ ایک بچے کیطرح معصوم مگر ایک اسّی سال کے بوڑھے سے زیادہ عقلمند ہیں۔ آپکے الفاظ سے دلوں پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ اور وہ زخموں پر مرہم کا کام دیتی ہے۔ مبارک ہے جو ان کے قدموں میں اپنی نجات وفلاح کا مقام سمجھتا ہے۔

والسلام

فرمانبرداری

انسان کے حالات ہی ایسے ہیں۔ کہ اُسے طوعاً یا مجبوراً کسی نہ کسی کی فرمانبرداری کرنی پڑتی ہے۔ جسمانی حالت ہی کو دیکھ لیں۔ اگر کوئی شخص قانونِ قدرت کی پابندی نہیں کرتا۔ تو بیمار ہو جاتا ہے۔ اور پھر بیمار ہو کر اُسے ڈاکٹروں کا حکم ماننا پڑتا ہے۔ ہمیں گورنمنٹ کے احکام کی تعمیل کرنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ تو وہ جیل میں پھینکا جاتا ہے۔ اور وہاں کے عملہ کی اطاعت کرتا ہے۔ الغرض اگر ہم خوشی سے ان لوگوں کی فرمانبرداری نہ کریں جن کا حکم ماننا ہمارے لئے ضروری ہے۔ تو پھر جیسا کہ میں نے اوپر کی مثالوں سے بتایا ہے کہ ہمیں مجبوراً فرمانبرداری کرنی پڑیگی۔ ایک بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے۔ تو وہ یہاں کی اشیاء کے نفع اور نقصان سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ اس کی نظر میں کھانڈ اور سنکھیا ایک ہی جیسے ہیں۔ خود وہ اسقدر کمزور ہوتا ہے۔ کہ کسی شے کا تجربہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر ایک ہی چیز ہے کہ جس کے ذریعے وہ نفع والی اشیاء سے فائدہ اٹھاتا اور نقصان والی چیزوں سے بچتا ہے۔ اور وہ اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری ہے۔ جسکا مادہ فطرتاً بچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں موجود ہوتا ہے۔ اگر اسے کہا جائے کہ چاند تمہارا ماموں ہے۔ تو اس کیطرف خوشی سے دیکھنے لگ جاتا ہے اور اگر بلی کی طرح "میاؤں" کر کے کہیں کہ ہوّا آگیا۔ تو سہم کر سو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرمانبرداری کی خاصیت وہ اپنی فطرت میں لے کر آتا ہے۔ رسول کریمؐ نے بھی ایک حدیث میں اسطرف اشارہ فرمایا ہے۔ جہاں آپ نے فرمایا۔ کہ ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اسلام کے معنی ہی فرمانبرداری کے ہیں، تو گویا رسول اللہ صلعم نے بھی اسبات کی تصدیق فرمائی ہے +

دُوسری قابل غور بات یہ ہے۔ کہ فرمانبرداری جو ہماری فطرت میں خدا تعالےٰ نے رکھی ہے۔ اس کا کیا فائدہ ہے۔ چونکہ اگر کسی بات سے ہمیں کوئی نفع نہ پہنچے۔ تو یہ بھی ہماری فطرت میں داخل ہے کہ ہم اسکو کرنا نہیں چاہتے۔ سو اس کے متعلق میں ایک آیت پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ٥

یعنے جو اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو وہ ایک بہت بڑی کامیابی حاصل کر لیگا۔ انسان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے۔ کہ وہ دین اور دنیا میں کامیاب ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ معمولی کامیابی نہیں۔ بلکہ تم بہت بڑی کامیابی حاصل کرو گے لیکن اسکا ذریعہ اللہ تعالےٰ اور رسولؐ کی فرمانبرداری ہے +

آپ بہنوں کو معلوم ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری زندگی کا یہی ایک مقصد بتایا ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیں۔ اور اسکا قُرب حاصل کریں۔ اور یہ مقصد مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ بھی خود ہی اللہ تعالےٰ نے بتا دیا کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ باقی سب باتیں اسکے اندر آجاتی ہیں۔ مثلاً رسول کریمؐ نے حکم دیا ہے کہ جنّت تمہارے والدین کے قدموں کے نیچے ہے۔ جو انہیں بوڑھا پاتا اور ان کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہیں کرتا۔ اسپر افسوس ہے۔ اسی طرح اولاد کیمتعلق ارشاد فرمایا کہ ان کی عزّت کرو۔ تا اُن کے اندر اپنی عزّت کا احساس پیدا ہو۔ اور وہ ذلیل کاموں سے بچیں۔ پھر اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ اگر خاوند عورت کو کہے کہ پتھر اٹھا کر سفید پہاڑ پر سے گذر کر دوسری طرف رکھ آ۔ تو اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایسا ہی کرے۔ یہاں آپؐ نے سفید پہاڑ اسلئے فرمایا۔ کہ سفید پہاڑ بہت پھسلنا ہوتا ہے۔ یعنے مشکل سے مشکل کاموں میں بھی خاوند کی اطاعت ضروری قرار دی۔ پھر رسول اللہ نے یہاں تک فرمایا کہ اگر غیر اللہ کو سجدہ کرنا ہوتا۔ تو میں عورت کو حکم دیتا۔ کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

الغرض ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر کام کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیں۔ کہ اسکے بارے میں خدا تعالےٰ اور رسولؐ کا کیا حکم ہے۔ اگر ہم اسپر کاربند ہو جائیں، تو ضرور ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے کے مطابق ہم اس بہت بڑی کامیابی کو حاصل کر لیں۔ جو ہماری زندگی کا واحد مقصد ہے۔ اور جسکا بیان اس نے اپنی پاک کلام میں فرمایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر میں میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہم سبکو اسبات کی توفیق عطا فرماوے - کہ ہم اللہ اور اسکے رسول کے حکم کے ماتحت ہر ایک کے حکم کی فرمانبرداری کریں - جن کا حکم ماننے کا انہوں نے ارشاد فرمایا ہے۔

آمین - والسلام

(رسول بی بی از شملہ)

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

رسول عربی فداہ ابی و امی کی بعثتیں دو ہیں۔ ایک جلالی اور دوسری جمالی - سورہ جمعہ میں دیکھئے اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ ھوالذی تا ضلٰل مبین کہ ہمنے لوگوں میں ایک اُمّی رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تلاوت کرتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور علم و حکمت سکھاتا ہے۔ حالانکہ اسسے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔ یہ وہ پہلی بعثت ہے - کہ جس میں ہماری سرکار محمدؐ رسول اللہ صلعم کو بڑی بڑی مصیبتیں جھیل کر بمدافعت کے لئے تلوار بھی اٹھانی پڑی اور یہی جلالی شان میں بعثت تھی - دوسری بعثت اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھوالعزیز الحکیم ہے کہ وہ آخری جماعت ہے۔ کہ وہ ابھی نہیں ملی - اور اس میں خدا کی حکمت ہے۔ اور یہ آخری جماعت مسیح و مہدی کے ماننے والے لوگ ہیں - یہ بعثت ظلّی و بروزی ہے - بہ پابندیٔ کامل شریعت محمدیہ یہ مرتبہ حاصل ہے - یعنے غلام اپنے آقا میں فنا ہوکر احمدؐ ہے - جیساکہ آئینہ میں دو نہیں ہوتے صرف ظِل اور اصل کا فرق ہے اور شہنشاہ عرب کا حکم - کہ اس اُمّت کو کیا غم جس کے پہلے میں اور میرے بعد مسیح و مہدی ہو - اور یہ کہ وہ مسیح کسر صلیب کریگا - اور خنزیروں کو قتل کریگا - اور حَکم و عدل ہوگا - جہاد کو اٹھاویگا - بلکہ اسوقت جہاد قلمی ہوگا - اور یہ بعثت جمالی رنگ میں ہے - جناب مرزا غلام احمدؐ صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو بہ مناسبت نام اپنے امام اور محمدؐ مصطفےٰ احمدؐ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احمدی کہلاتے ہیں ؎

سرِ دارم فدائے خاکِ احمدؐ
دِلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

اَپنے آقا کے کامل عشق میں محو ہونے سے یہی نام اپنے ماننے والوں کا بھی رکھا۔ کیونکہ جو جس رنگ میں ہے اسی کا تذکرہ کرتا ہے - ہمارے پیارے امام کو فرقہ بندی سے نفرت تھی - افسوس تھا کہ مسلمانوں میں اسقدر فرقے ہوگئے لیکن آپ کو ہمارے نام کے رکھنے کی ضرورت اسی لئے ہوئی - کہ تا دوسرے مسلمانوں میں اور ہم میں پہچان ہوسکے ورنہ ہم بھی عام مسلمانوں میں ملجاتے - شہنشاہ عرب نے تو فرقہ بندی نہیں کی تھی - اور اسی طرح سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی بھی یہی خواہش ہے کہ تمام دنیا کے آدمی ایک ہاتھ کے نیچے جمع ہو جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ تفرقے مسلمانوں کے دُور ہو جائیں۔ دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا ہے۔ مسلمان اصل تعلیم سے دور جا پڑے نام کے مسلمان ہیں۔ سراسر خلاف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کام کرتے ہیں۔ تو پھر محمدی کیسے منہ سے، حلوا حلوا کہا جائے تو زبان پر شیر ینی نہ آئیگی۔ جو بادشاہ کے ملک میں رہے اور اسکا قانون نہ مانے وہ باغی ہے، بادشاہ اوسکو رعایا سمجھکر ہمدردی نہ کریگا۔ قانون دینا قانون عقبیٰ کی مثال ہے۔ عمل کی ضرورت ہے مسلمان ہونیکا ثبوت دو۔ آج وہ کونسی جماعت ہے، جو اہل سنت والجماعت کے نام سے موسوم ہونے کے قابل ہے کس میں تفرقہ نہیں۔ کون ایک امام کی ماتحتی میں ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کا خیال کس کو ہے۔ تفرقے جو پڑے ہوئے ہیں۔ چھوڑ دو، آج اہل اسلام میں کسقدر فرقے ہیں۔ اور پھر ہر ایک نئی شریعت بنائے بیٹھا ہے۔ اور اسی کو راہ راست سمجھتا ہے۔ قرآن کریم پر عمل نہیں۔ اُسے مہجوروں کیطرح چھوڑ دیا۔ غور نہیں کرتے ورنہ اختلافات نہوتے۔ اسوقت اگر نظر انصاف ہو تو نظر آئے کہ صرف ایک احمدی جماعت ہے۔ جو پوری کوشش کے ساتھ اپنے آقا و مولا کی مطیع و فرمانبردار ہے۔ سچا درد رکھتی ہے جو خرابیاں اسلام میں پیدا ہو گئی ہیں۔ اون سے علیحدہ ہے۔ ہر احمدی میں اسلام کی بابت ایک خاص جوش پائیں گے۔ یہ روحانی زندگی کا ثبوت ہے۔ تعلیم مختصر طور پر لکھنی ہوں۔ یہ جماعت حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچے دل سے بموجب قرآن و حدیث مسیح و مہدی تسلیم کرتی ہے، اور خلیفۂ وقت کے ماتحت ہے۔ اور یہ یقین کئے ہوئے ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ سے بڑھ کر مرتبہ میں اور کوئی رسول نہیں۔ اور جو اسلام آپنے سکھایا وہ حق ہے۔ اور قرآن کریم سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں اور اسکے حکم میں ایک نقطہ یا ایک شوشہ کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور رسول عربی فداہ ابی واُمی سے پہلے جسقدر رسول تھے سب وفات پا گئے۔ اور سب کی قبریں اسی زمین پر ہیں، آسمان پر نہیں ہیں۔ خواہ وہ موسیٰ ہوں۔ یا ابراہیمؑ۔ یعقوب ہوں۔ یا عیسےٰ سلام اللہ علیہم وغیرہ جو اسلام میں اختلافات ہیں، وہ دور کرنے کے واسطے فیض رسول مقبول سے تعلیمیافتہ کرکے اسی رنگ میں خدا نے . . . . وقت مقررہ پر ایک مامور کو بھیجا۔ ہم نے مانا۔ اور یہ ہی حکم تھا۔ اور یہی فرق ہے، جو نہیں مانتا اور بیعت نہیں کرتا اوسکو قرآن و حدیث کے انکار پر پھر کیا حق ہے۔ کہ وہ آپ کو محمدی یا احمدی کہہ سکے۔ خدا کے یہاں اعمال دیکھے جائیں گے۔ اور اسی کی ضرورت ہے۔ اسلئے مجھکو یہ بار بار کہنے کا حق ہے۔ کہ "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" ؏

(راقمہ طاہرہ خاتون بنت محمد ممتاز علی خان صاحب)
محلہ خان زادہ ضلع اوناؤ (یو۔پی) ڈاکخانہ پوروہ)

توسیع اشاعت

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرماوے ؏

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب انسان عالم وجود میں آتا ہے تو اس کا ہر لمحہ آزمائش کا ہوتا ہے، وہ محض دنیا میں اسی لئے آتا ہے۔ کہ وہ اپنے رب کی ربوبیّت کو پہچانے اور اسکی وحدانیّت اور لاشریک ہونے کو قبول کرے۔ اور دنیا کا ہر لمحہ نیک کاموں میں خرچ کرے، اور خدا سے قرب حاصل کرے۔ پس اے انسان تو جن مقاصد کے لئے دنیا میں آیا یا بھیجا گیا ہے، اسی کو حاصل کر اور اس ناپائیدار دنیا کا کیڑہ نہ بن۔ سیدھا راستہ سیکھ، دنیا میں نبی اور مرسل خدا کیطرف سے اسی لئے بھیجے جاتے ہیں۔ کہ ہمکو صحیح طریقہ تقرب حاصل کرنیکا۔ اور احکام الٰہی کو صحیح طریقہ پر روشن کر کے سمجھائے۔ لیکن اے نافہم انسانو! دنیا میں ایک نبی آیا۔ تم نے اسے قبول نہ کیا پر خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچّائی ظاہر کرے گا۔ یہ خدا کا قول ہے اور وہ اسے ضرور پورا کریگا۔ اور اسکا وعدہ سورج بنکر چمکے گا۔ تم نے خدا کی دی ہوئی بہترین نعمت کی قدر دانی نہ کی ہمنے اس سچّے مرسل کو جھٹلایا تو یاد رکھو کہ دنیا میں تم بری طرح ناکام رہ کر خدا کے غضب کے وارث ہوگے۔ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ جب دنیا پر کفر و ضلالت کی گھٹا چھا جاتی ہے۔ ہر فرقہ شرک وکفر سے معمور ہو جاتا ہے۔ خلق خدا اپنے گناہوں کے باعث خدا سے دُور جا پڑتی ہے۔ اور ہر ایک قوم غفلت کی نیند سو جاتی ہے۔ اسوقت رحمت خداوندی جوش مارتی ہے۔ اور اس رحمت کا یہ ظہور ہوتا ہے کہ کوئی نبی یا مرسل خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اور پھر۔۔۔۔ دنیا کو گمراہی اور ضلالت کی راہوں سے نکالتا ہے، اور وہ اس بارش کے پانی کے مانند ہوتا ہے۔ جو سوکھی ہوئی خشک زمین کو سیراب کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آج دنیا میں کوئی نبی یا مامور آیا ہے، کیونکہ آج دنیا میں عجیب انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ تمام قومیں جاگ اٹھی ہیں۔ اس سے پہلے لوگ غفلت کی نیند سو رہے تھے، مخلوق خدا اپنی گمراہی اور ضلالت کے باعث خدا سے دور جا پڑی تھی دلوں کا ایمان ثریّا پر پہنچ چکا تھا۔ لوگ قرآن کریم کی تعلیم کو بھول گئے تھے۔ ان کی سمجھ اور عقلوں پر پردے پڑ گئے تھے، اور وہ کچھ بھی قرآن شریف سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہ رہے تھے۔ اور عورتیں مرد غرض ہر ایک فرد دجالیّت کا شکار ہو رہا تھا۔ کیا اب بھی ضروری نہ تھا کہ ایمان ثریا پر پہنچ جائے۔ اور حسب وعدہ اسکو ایک فارسی النسل زمین پر لاتا۔ ہمارے نبی کریمؐ کی کتنی بڑی نعوذ باللہ ہتک ہے، کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو سب پر فضیلت لے گئے ہیں۔ اور نبی گر ہیں، وہ تو وفات پائیں اور حضرت عیسٰےؑ آسمان پر مع جسم عنصری جا چڑھیں افسوس ان لوگوں کی عقلیں گم ہو گئیں۔

وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہوگیا ثابت یہ تیس آیات سے
کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں

[illegible]

عہد شد از کردگار بے چگوں
غور کن در انهم لا یرجعون

افسوس تم لوگ جس پیڑ کی ڈالی پر بیٹھے ہو۔ اسکو خود ہی کاٹ رہے ہو۔ اور خود ہی اپنے گرنیکا سامان کر رہے ہو۔ یقین کرو کہ حضرت عیسیٰ اور تمام نبی وفات پا گئے ہیں۔ اور آنیوالا مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی فارسی النسل ہیں۔ جو مثیل عیسےٰ ہو کر ظاہر ہوئے۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس زمانے میں پیدا ہوا۔ اور اس نے اس الٰہی آواز پر لبیک کہا اور اس چشمۂ شیریں سے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اس پھولدار درخت سے خوشبو حاصل کی اور صدق دل سے قبول کیا۔ اور اسکی پیروی اور راضیۃ مرضیۃ کے انعام کا مستحق ہوا +

در اقمہ زینت آرا بنت جناب سیٹھ خیرالدین احمد صاحب
(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ)

بیرونی لجنات کے پتے

مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان کی سکرٹری صاحبہ درخواست کرتی ہیں۔ کہ بیرونجات میں جہاں جہاں خواتین کی لجنات قائم ہو چکی ہیں۔ وہ اپنے اپنے پتے سے مندرجہ ذیل پتے پر اطلاع دیں + (ام طاہر احمد۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

نمائش دستکاری خواتین

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ خواتین کی دستکاری کی نمائش جلسہ دسمبر پر ہوگی۔ اس کے لئے تمام اشیاء حسب قواعد مشتہرہ جلد تر بھجوائی جائیں +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات

فرمایا جو شخص کسی کی گم شدہ چیز پا کر لاوے، اپنے گھر وہ گمراہ ہے۔ اور لوگوں کو شناخت کرادے، اور کہے کہ جس کی چیز ہو لیجائے، تو کوئی مضائقہ نہیں۔

فرمایا۔ کوئی کھانا اپنے قوت بازو سے بہتر نہیں۔

فرمایا۔ مزدور کی مزدوری اسکے پسینہ سوکھنے سے پہلے دیدو +

فرمایا۔ کاریگروں کی مدد کرو یا جو صنعت نہ جانتا ہو۔ اسکو سکھاؤ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا جوتا آپ گانٹھ لیتے تھے، اپنے گھر کا کام کاج آپ کرتے تھے، اپنے جانوروں کا دودھ آپ دوھ لیتے تھے۔ اور اپنی خدمت آپ کرتے تھے +

فرمایا۔ مالدار کو اور جو قوت بازو سے کما سکتا ہے اسکو خیرات مانگنا اور لینا جائز نہیں ہے +

فرمایا۔ جو شخص رسی سے جنگل سے لکڑیوں کا بوجھ باندھکر اپنی پشت پر لاد کر شہر میں بیچے اور آبرو سے اپنی گذر کرے یہ کام اسکے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے +

فرمایا جو خدا کی پناہ چاہتا ہے، اسے پناہ دو۔ جو خیرات مانگے اسے خیرات دو۔ جو دعوت کرے اسے قبول کرو، جو تم پر احسان کرے، اس کا نیک بدلہ دو، اور اگر ایسا موقع نہ ملے تو اسکے لئے خدا سے یہانتک دعا کرو، کہ تمہارا دل گواہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے۔ کہ ہمنے دعا میں اسکا عوض دے دیا۔

فرمایا۔ دنیا میں مسافر کیطرح رہو۔ جو راستہ چل رہا ہو۔

فرمایا۔ زندگی بے اعتبار ہے۔ شام کو صبح کی اور صبح کو شام کی امید نہیں۔ تندرستی میں بیماری کے لئے اور زندگی میں آخرت کیلئے سامان کرو۔

فرمایا۔ موت کو زیادہ یاد کرو۔ جو تمام لذتوں کو مٹا دیتی ہے +

فرمایا۔ کامل حیادار وہ ہے۔ جو دماغ کو برے خیالات سے اور پیٹ کو حرام لقمہ سے بچائے۔ اور موت کو اور جسم کے خاک ہونے کو نہ بھولے اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو۔ وہ دنیاوی آرائش و نمائش کو چھوڑ دے۔

فرمایا۔ جو خدا کو یاد کرتا ہے، وہ مثل زندہ کے ہے اور جو خدا کو یاد نہیں کرتا وہ مثل مردہ کے ہے +

فرمایا۔ جسم میں ایک بوٹی ہے، جب وہ سنورتی ہے، تو تمام جسم سنور جاتا ہے۔ اور جب وہ بگڑ جاتی ہے۔ تو تمام بدن بگڑ جاتا ہے۔ یاد رکھو وہ بوٹی دل ہے +

فرمایا۔ یا اللہ ہمارے ظاہر کی نسبت باطن کو درست و بہتر بنا +

فرمایا۔ چار چیزیں جسکو مل گئیں۔ اسکو دنیا و آخرت کی خوبیاں مل گئیں۔ (۱) شکر کرنیوالا دل۔ (۲) خدا کا ذکر کرنیوالی زبان (۳) بلاؤں پر صبر کرنیوالا بدن۔ اپنے نفس میں اور خاوند کے مال کی خیانت نہ کرنے والی بیوی۔

فرمایا۔ سادہ پن پھٹے پرانے کپڑوں سے عار نہ کرنا مومن کی علامت ہے۔

فرمایا۔ جو دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا، خدا آخرت میں ذلت کا لباس پہناوے گا +

فرمایا۔ جو باوجود مقدرت کے خوبصورت لباس ترک کردے گا۔ خدا اسکو خلعت بزرگی عنایت فرمائیگا +

فرمایا۔ خدا پسند کرتا ہے کہ بندوں پر نعمتوں کا اثر پاوے +

فرمایا۔ کھاؤ پیو۔ اور خیرات کرو۔ اور پہنو۔ اوڑھو۔ یہاں تک کہ فضول خرچی اور غرور سے بچو +

فرمایا۔ ...... خدا نے چمکدار ریشمی اور سم رنگ کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص عمدہ قیمتی چادر اوڑھکر اتراتا ہوا چلا کرتا تھا جس سے غرور ٹپکتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ برباد ہوا +

فرمایا۔ یاد رکھو سوائے خدا کے سب چیزیں فانی ہیں۔

فرمایا۔ بد آدمی کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ اور نیکی سکھانا چپ رہنے سے بہتر ہے۔ اور برائی سکھانے سے چپ رہنا بہتر ہے +

فرمایا۔ زیادہ ہنسنے سے بچو۔ اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مرتا ہے۔ اور چہرہ بے رونق ہوجاتا ہے +

فرمایا۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ خواہ تم کسی جگہ ہو۔ فرمایا جو شخص فروتنی اور تواضع کرتا ہے۔ خدا اسکو عزت دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے کو ذلیل سمجھتا ہے۔ مگر لوگ اسکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور جو تکبر کرتا ہے۔ خدا اسکو ذلیل کرتا ہے۔ اگرچہ وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے۔ لیکن لوگ اسے برا .... اور ذلیل و حقیر جانتے ہیں +

(والسلام)

ولا تبذر تبذیرا

وآت ذاالقربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا۔ ترجمہ یعنے دے قرابت والوں کو حق ان کا اور مسکین اور مسافروں کو، اور مت خرچ کر فضول خرچی سے، تحقیق فضول خرچ ہیں بھائی شیطانوں کے۔ اور ہے شیطان رب اپنے کا ناشکرا۔

میری محترم و معزز بہنو۔ اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے، کہ خدا تعالےٰ کو فضول خرچی ناپسند ہے۔ اور وہ فضول خرچ سے محبت نہیں رکھتا۔ آجکل اکثر سرمایہ زیادہ تر فیشنوں ہی میں ضائع ہو جاتا ہے۔ جسکی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ اگر ہم نے ایسا فیشن اختیار نہ کیا، تو ہم لوگوں کی نظروں میں حقیر اور بے عزت ہونگی یا اگر اسی طرح ہم نے فلاں رسم ادا نہ کی تو بے عزتی کا موجب ہے۔ بہت سی ایسی چھوٹی چھوٹی فضول خرچیاں ہیں۔ جن کو ہم کچھ بھی خیال نہیں کرتیں۔ اکثر اوقات ہو جاتی ہیں۔ خواہ وہ اپنے نفس کے لئے ہوں یا کسی اور غرض سے، مگر ہمیں ہر ایک فضول خرچی سے بچنا چاہیئے۔ وہی روپیہ پیسہ جو فضول خرچی سے ضائع ہوتا ہے اس کا دنیا میں تو کوئی فائدہ نہیں۔ اور آخرت میں کوئی ثواب نہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا تبذر تبذیرا یعنے مت خرچ کر فضول خرچی سے۔ ہمیں اس آیت شریف کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ سب فضول خرچی ترک کر دینی چاہیئے۔ اور وہ روپیہ جو ہم فضول خرچ کریں۔ دینیات کے کاموں میں صرف کیا کریں۔ اس آیت سے ہمیں معلوم ہوا۔ کہ جسقدر ہم پر کسی کا حق ہے، اسی قدر ادا کرنا ایک اہم فرض ہے سب سے اوّل اقارب کا حق ہے، جیسا کہ مثل بھی مشہور ہے، اوّل خویش بعدہٗ درویش۔ دوسرے درجے پر مسافروں اور مسکینوں کا بھی خاص خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریب محتاجوں کا خاص خیال رکھتے تھے، اور ان سے کسی قسم کی نفرت نہ کرتے تھے، بلکہ اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے، اور نہایت محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے، ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہم بھی ثواب کی مستحق ہو سکیں۔

جہاں تک ممکن ہو۔ ہمیں غریبوں اور مسکینوں کی بدنی اور مالی امداد کرنا ایک نہایت اہم فرض سمجھنا چاہیئے۔ یہ دنیاوی خرچ تو آخرت میں ہمارے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ بلکہ صرف وہی کام آسکے گا جو دینیات کے کاموں میں محبت اور پاکیزہ دل کیساتھ خرچ کیا ہوگا۔

آج کل کی اکثر عورتیں یہی چاہتی ہیں۔ کہ ہمارا فیشن پورا ہو جائے۔ بعد میں دیکھا جائیگا۔ اگر سمجھو، تو یہ بے بقا دنیا تو کبھی بھی پوری نہ ہوگی۔ اسکو پورا کرنیکی حرص بھی نہیں رکھنی چاہیئے۔ بہت سی ایسی نیک بخت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بی بیاں ہیں۔ جو اپنے نفس پر دین کو مقدم سمجھتی ہیں۔ اور نیک صفات اور با اخلاق ہوتی ہیں۔ آخرت میں ثواب کی مستحق بھی وہی ہونگی جنہوں نے اس دنیا فانی سے زیادہ دل نہیں لگایا۔

بہنو! ہر ایک کام میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیئے۔ اور اپنے تئیں زیادہ اسراف سے بچانا چاہیئے۔ تاکہ خداتعالیٰ ناراض نہ ہو۔ فضول خرچی سے ایمان تباہ ہو جاتا ہے۔ اور آخرت میں بھی اس کا کچھ ثواب نہیں ملتا۔ جس کا باعث دین و دنیا میں ہلاکت ہے۔

(خاکسارہ حمیدہ خانم از دہوری پٹیالہ سٹیٹ

نیک نمونے

حضرت عمر بن عبد العزیز کی زوجہ محترمہ کو ان کے والد خلیفہ عبد الملک مروان نے ایک بیش قیمت گوہر دیا تھا عمر بن عبد العزیز جب امیر المؤمنین ہوئے۔ تو انہوں نے فرمایا اپنا تمام زیور بیت المال میں داخل کر دو۔ ورنہ میں تم سے الگ ہو جاؤنگا کیونکہ مجھ کو گوارا نہیں کہ تم اور تمہارے زیور (جو رعایا کے روپے سے بنے ہیں) اور میں ایک گھر میں رہ سکیں۔ وہ بھی نیک بخت بی بی تھیں۔ انہوں نے سارا زیور بیت المال میں داخل کر دیا۔ عمر بن عبد العزیز کے بعد جب یزید بن عبد الملک بادشاہ ہوا۔ تو اس نے اپنی بہن یعنی آپکی زوجہ محترمہ سے کہا کہ آپ چاہیں تو اپنا زیور واپس لے سکتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا جو چیز اپنی خوشی سے میں نے حیات میں داخل خزانہ کر چکی ہوں اب انکے بعد واپس لیکر کیا کرونگی۔

عمر بن عبد العزیز کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو جعفر منصور (خلیفہ دوئم عباسیہ) نے پوچھا تمہارے والد کی کیا آمدنی تھی۔ کہا کل چار سو دینار یہ آمدنی رفتہ رفتہ کم ہو رہی تھی۔ اگر وہ اور زندہ رہتے تو اور بھی کم ہو جاتی۔ عمر بن مہاجر (جنکو آپنے کوتوال شہر مقرر کیا تھا) کہتے ہیں آپکی تنخواہ دو درہم روزانہ مقرر تھی۔ آپکا چراغدان تین لکڑیوں کو کھڑا کر کے اس پر مٹی رکھکر بنایا جاتا تھا جب اراکین سلطنت آپکے پاس رات کو جمع ہوتے اور معاملات سلطنت میں گفتگو کرتے۔ تو آپ بیت المال کا چراغ جلاتے۔ جب دربار برخاست ہوتا تو اسکو گل کر کے اپنا چراغ جلاتے۔

جب آپ خلیفہ ہوئے تو آپنے گھر اخراجات کم کر دیئے گھر سے شکایت ہوئی آپنے فرمایا میری تنخواہ میں اسقدر وسعت نہیں ہے کہ تمہارا سابقہ خرچ جاری رکھوں۔ باقی رہا بیت المال اسمیں تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا اور مسلمانوں کا۔

ایک دن بنی مروان یعنے شاہی خاندان کے لوگ آپکے رشتہ و برادری والے آپکے مکان پر آئے آپکے بیٹے سے ملے کہا خلیفہ سے جا کر کہو آپکے پہلے جسقدر خلفاء ہوئے ہیں سب ہمارے لئے عطایات اور جاگیریں مخصوص کرتے رہے ہیں۔ آپ نے ہم پر تمام چیزیں حرام کر دیں۔ کیا وجہ قربت بھی اسمیں ہمیں کوئی حق نہیں پہونچتا۔ آپنے جواب دیا۔ جاگیریں اسلئے بند ہیں۔ اور عطایات اسلئے موقوف ہیں۔ کہ بیت المال میں غریبوں اور امیروں سب کا روپیہ جمع ہے۔ تمہیں جاگیریں دیدوں۔ اور روپیہ تمہارے لئے وظیفوں کی صورت میں بانٹ دوں۔ تو یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور حقداروں کو کیا دوں۔ اور خدا کی نافرمانی کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

حیرت انگیز موٹے انسان

موٹے آدمی اکثر دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر ان کی موٹائی اتنی نہیں ہوتی کہ انہیں تاریخی دنیا میں مشہور کردے۔ ہاں بعض اوقات ایسے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں جو غیر معمولی طور پر لحیم شحیم ہوتے ہیں۔ ہم ذیل میں چند آدمیوں کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی اپنی خاصیت کی وجہ سے مشہور ہو گئے ہیں۔

(۱) ایس سیکس (انگلینڈ) کا ایک ایڈورڈ برائٹ نامی وزن میں سات من اٹھائیس سیر تھا۔ اس کا قد نو فٹ پانچ انچ تھا۔ چھاتی کا گرد پانچ فٹ اور توند پر سے چھ۶ فٹ گیارہ انچ۔

پناہ بخدا! آدمی کیا ہوا اچھا خاصا گول گپا ہو۔ چوڑائی لمبائی سے دو انچ زیادہ۔ یہ شخص تیس۳۰ برس کی عمر میں ۱۷۵۰ء میں مرگیا۔ (ملاحظہ ہو ڈکشنری آف زیر الفیڈ فیبل)

(۲) ڈینئیل لیمبرٹ باشندہ سینٹ مارگا۔ واقعہ لیسٹر (انگلینڈ) ۱۷۷۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۰۹ء میں مرگیا۔ یہ شخص یقیناً دنیا بھر کے موٹے آدمیوں پر سبقت لے گیا تھا۔ اسکی موٹائی بظاہر کسی حد تک غیر معتبر معلوم ہوتی ہے، لیکن واقعہ بالکل صحیح ہے۔ اسکا وزن ۹ من نو سیر ۲ چھٹانک تھا۔

اس کی چھاتی کا ناپ ۹ فٹ ۴ انچ اور داہنی پنڈلی کا گرد تین فٹ ایک انچ تھا۔

اس کی نعش کو بگھی میں رکھکر بگھی کو چار گھوڑے لگائے گئے۔ جب کہیں جاکر حضرت قبرستان میں پہنچے۔

جب یہ مرگیا تو اسکی واسکٹ لوگوں نے محفوظ کرلی۔ ۱۸۴۲ء میں لوگوں نے اسپر ایک تجربہ کیا۔ واسکٹ کے بٹن بند کرکے گیارہ نوجوان آدمی اس میں پورے آگئے۔

آتشبازی چلانیکا ہولناک انجام

نرہرپور علم الدین مونڈل کا لڑکا تھا۔ لڑکے نے گذشتہ اپریل میں تعلیم ختم کی اور اس کا عقد ہوا۔ لڑکا جب بارات لیکر اپنے گھر آیا۔ تو حسب معمول دروازہ پر آتشبازی چھوڑی گئی۔ ایک ہوائی پھٹ کر دلہن کی پالکی پر گری۔ اور چشم زدن میں ہوا کے جھونکوں سے شعلے بلند ہونے لگے، لوگ ششدر کھڑے ہوئے تھے، کہ دولھا گھوڑے سے پھاند پڑا اور جلتی ہوئی پالکی سے دلہن کو نکالنے کی کوشش کی۔ جس کے لباس عروسی میں آگ پہنچ چکی تھی۔ دونوں بری طرح جل گئے۔ اور ۹ بجے انتقال کرگئے۔ دونوں گھروں میں کہرام مچا ہوا ہے۔

انگریز عورت نے ہوائی ریکارڈ مات کردیا

مسز مالین ماہر پرواز جو انگلستان سے کیپ ٹاؤن تک تنہا ہوائی سفر کیلئے روانہ ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنے خاوند کے سابقہ ریکارڈ کو مات کردیا۔ مسز مالین مقررہ وقت سے ساڑھے دس گھنٹہ قبل کیپ ٹاؤن پہنچ گئیں۔ باوجود اس امر کے کہ ان کو انجن کی خرابی کیوجہ سے مقام بنگولا پرتگالی مغربی افریقہ میں نو گھنٹہ ٹھہرنا پڑا۔ کیپ ٹاؤن پہنچنے پر مسز مالین کا ہزاروں تماشائیوں نے نہایت پرجوش خیر مقدم کیا۔ ساڑھے چار دن کے طویل سفر کی تکان اور بے خوابی کیوجہ سے ہوائی جہاز سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اترتے ہی وہ بیہوش ہوگئیں چنانچہ ان کو فوراً ہی دوسرے مقام پر پہنچایا گیا۔ تاکہ وہاں مکمل آرام کر سکیں اپنے سفر کے آخری حصہ ۱۳۶۰ میل کے فاصلہ کو جس میں مس مالین نے مسلسل سفر کیا۔ ساڑھے بارہ گھنٹہ میں طے کیا۔ اس طرح انہوں نے ۶ ہزار میل کا سفر چار دن ۶ گھنٹہ ۵۳ منٹ میں ختم کیا۔

اسلام کی ترقی

قاہرہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۱ء کی تازہ مردم شماری کی رپورٹ میں مسلمانوں کی آبادی کے جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی آبادی ۱۹۲۰ء میں ۴۰ کروڑ تھی۔ لیکن اب ۷۰ کروڑ ہے جس کا حساب ممالک کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ہے:-

افریقہ میں ۴۹۴۶۸۰۰۰ کروڑ۔ وسط جنوبی افریقہ میں ۹۲۸۰۰۰۰ لاکھ۔ مغربی افریقہ میں ۲۰۱۱۰۰۰ کروڑ۔ مشرقی افریقہ میں ۲۰۱۱۱۰۰۰ کروڑ۔ مشرقی یورپ میں ۷۱۱۲۰۰۰ لاکھ۔ سوویٹ روس ۱۲۳۲۵۰۰۰ کروڑ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ روس میں مسلمانوں کی آبادی ۵۰۰۰۰۰۰ کروڑ ہے۔ مشرقی اور ایشیا کوچک میں ۲۱۷۲۰۰۰۰ جاوا وغیرہ ۱۹۵۹۹۵۰۰۰ اور دیگر ممالک میں ۶۶۸۰۳۰ مسلمان آباد ہیں۔ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد میں کثرت سے اضافہ ہو رہا ہے، اور اگر یہی رفتار جاری رہی تو تمام دنیا میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ جائیگی۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں بقول مسٹر برنارڈ شاہ اسلام ہی اسلام نظر آئے گا۔

عالم اسلام کی نامور خواتین

(۱) امام حسینؓ کی دختر کا گھر علماء و ادباء کا مرجع تھا اور ان کے اثر کا عورتوں تک میں یہ عالم تھا۔ کہ لباس و پوشاک اور حرکات و اشارات میں ان کی تقلید کیا کرتی تھیں۔

سکینہؓ کو اشعار کی تنقید، ہاتھ کی سخاوت اور شعراء پر فوقیت رکھنے میں خاص شہرت حاصل تھی۔

(۲) ان فاضل عربی عورتوں میں بنی عباس کے تیسرے فرزند مہدی کی جورو خیزران بھی ہے۔ قصر شاہی اور تمام قلمرو میں اسی کا امر و نہی جاری تھا۔ وہ عقل و کیاست اور شجاعت و لیاقت میں ایک عجائبات کا نمونہ تھی وزراء علماء۔ شعراء اس کے دروازے پر موجود رہتے تھے۔

(۳) اسی مقام پر زبیدہ ہارون الرشید کی زوجہ ہے دنیا بھر کے مسلمانوں میں کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اسکو نہ جانتا ہو۔ اسی نے مکہ میں اس نہر سے جو اسکے نام پر نہر زبیدہ کہلاتی ہے پینے کے قابل پانی مہیا کیا۔ اور اسی نے بربطیوں کی تباہی کے بعد اسکندرونا کی از سر نو تعمیر کا حکم دیا۔ وہ بہت اچھے شعر کہہ لیتی اور حروب و سیاست کے متعلق اس کی رائیں بہت صائب ہوتی تھیں۔

(۴) مشہور المامون کی بیگم بوران کو اسکی قابلیت نے پیچھے نہیں رہنے دیا۔ بلکہ یہ مسلمہ فارسی کیاست اور اسلامی کرامت کا مجموعہ تھی غضب کی تیز فہم تھی۔ اس نے بغداد میں بہت سے مدرسے اور شفا خانے قائم کئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت ۱۹۳۲ء

۲۶ دسمبر ۱۹۳۲ء

پہلا دن

۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰½ " ۱۱½ " " دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔" کس حیرت انگیز طریق سے پورا ہوا۔

(محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ پرائیویٹ سٹوڈنٹ بی۔ اے۔ بنت جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری۔ فاضل۔ بی۔ اے)

۱۱½ بجے سے ۱۲½ بجے تک اسلام میں مستورات کی شجاعت

(محترمہ محمدی بیگم صاحبہ پرائیویٹ سٹوڈنٹ مولوی فاضل بنت منشی شادی خانصاحب مرحوم)

۱۲½ بجے سے ۱½ بجے تک۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات

(محترمہ فاطمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

۱½ بجے سے ۲½ بجے تک احمدیت کی ترقی کا راز

(محترمہ زبیدہ صاحبہ اہلیہ جناب محمد نواز خانصاحب سپرڈ ایکسائز سیالکوٹ)

۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء

دوسرا دن

۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک تلاوت قرآن کریم و نظم۔

۱۰½ بجے سے ۱۱ بجے تک۔ تقریر محترمہ روشن بخت صاحبہ بنت جناب حافظ عبدالعلی صاحب وکیل سرگودھا۔

۱۱ بجے سے ۱ بجے تک۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱ " ۲ " " " صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

۲ بجے سے ۳ بجے تک "طبقہ نسواں میں بدعات، رسوم اور انکے بد نتائج"

(جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی۔)

۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء

تیسرا دن

۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک: تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰½ " ۱۱½ " ": احمدی خواتین کا فرض منصبی۔

(محترمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم)

۱۱½ بجے سے ۱۲½ بجے تک: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے بعض مشہور اعتراضات اور انکے جوابات

(جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری)

۱۲½ بجے سے ۱½ بجے تک: "تربیت اطفال میں عورت کی ذمہ داری"

(محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ اہلیہ جناب سید عبدالسلام صاحب بی۔ اے سیالکوٹ)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح - قادیان - دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

جلسہ سالانہ نمبر

مصباح کو نئے خریدار دیجئے

مصباح کے خریدار بڑھائیے

(ج - ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا